82161- عقیقہ کی نیت ذبح کردہ میں قربانی کا داخل ہونا اور اس کے برعکس

سوال

کیا عید الاضحی میں عقیقہ اور قربانی کی اکٹھی نیت کفائت کر جائیگی ؟
اور کیا عقیقہ صحیح ہو گا یا نہیں، اقرب الی السنۃ عمل بیان کر کے تعاون فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

اس مسئلہ میں فقہاء کرام کے دو قول ہیں :

پہلا قول :

قربانی عقیقہ سے بھی کفائت کر جاتی ہے، حسن بصری، اور محمد بن سیرین اور قتادہ اور احناف کا قول یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایک روایت .

انہوں نے اس مسئلہ کو جمعہ اور عید اکٹھی ہو جانے جیسا ہی شمار کیا ہے، کہ اس میں ایک کی نماز ادا کرنا دوسرے سے کفائت کر جاتا ہے، کہ دونوں ہی خطبہ اور دو رکعتوں میں مشترک ہیں، تو دونوں میں ایک کو کر لیا جائے تو کفائت کر جاتا ہے، تو یہاں بھی اسی طرح ہے، کیونکہ ذبح ایک ہی ہے .

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

جس طرح اگر کوئی شخص دو رکعت نماز ادا کرے اور اس میں تحیۃ المسجد اور سنتوں کی نیت کر لے تو ٹھیک ہے .

دوسرا قول :

قربانی عقیقہ سے کفائت نہیں کریگی، مالکیہ، اور شافعیہ کا قول اور امام احمد سے دوسری روایت ہے .

ان کا کہنا ہے کہ قربانی اور عقیقہ دو ذبح ہیں اور ان کے اسباب بھی مختلف ہیں، اس لیے ایک دوسرے سے کفائت نہیں کریگا، جس طرح اگر کسی پر حج تمتع اور فدیہ کا ذبح کرنا جمع ہو جائے تو ایک ذبح کرنا کفائت نہیں کریگا .

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

قربانی اور عقیقہ ہر ایک میں خون بہانا مقصود ہے؛ کیونکہ یہ دونوں شعار ایسے ہیں جن کا مقصد خون بہانا ہے، اس لیے ایک دوسرے کے قائم مقام نہیں ہو سکتا، اور کفائت نہیں کر سکتا .

ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

قربانی کے ایام میں قربانی اور عقیقہ کی نیت سے ایک ہی جانور ذبح کرنے سے کیا دونوں مقصد حاصل ہو جائینگے ؟

تو ان کا جواب تھا :

"جس پر اصحاب کی کلام دلالت کرتی ہے اور اس پر ہم برسوں سے چل رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اس میں تداخل یعنی ایک دوسرے میں داخل نہیں ہے؛ کیونکہ ہر ایک عقیقۃ اور قربانی کا مقصد لذاتہ سنت ہے، اور ہر ایک کا علیحدہ سبب ہے جو دوسرے کے سبب سے مختلف ہے، اور اس کا مقصد دوسرے کے مقصد کے علاوہ ہے، کیونکہ قربانی اپنے نفس کا فدیہ ہے، اور عقیقۃ بچے کی جانب سے فدیہ ہے، کہ اس سے اس کی پرورش اور صلاح اور اس کی نیکی و شفاعت کی امید ہے، اور تداخل کے قول ہر ایک کا مقصد فوت اور باطل ہو جاتا ہے۔

چنانچہ یہ قول ممکن نہیں، کہ یہ قول اس قول جیسا ہی ہے کہ عید اور جمعہ کے غسل جیسا ہی ہے، اور ظہر اور عصر کی سنت کے قول جیسا، اور رہا تحیۃ المسجد وغیرہ تو یہ فی ذاتہ مقصود نہیں، بلکہ یہ تو مسجد کی حرمت کی عدم ہتک کی وجہ سے ہے، اور یہ چیز دوسری نماز کی ادائیگی سے حاصل ہو جاتا ہے، اور اسی طرح سوموار وغیرہ کا روزہ؛ کیونکہ اس کا مقصد اس دن مخصوص روزہ جیسی عبادت سے احیاء ہے، اور یہ اس دن میں کسی بھی روزہ رکھنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔

لیکن عقیقۃ اور قربانی اس طرح نہیں، جس طرح اس سے ظاہر ہوتا ہے جو میں نے مقرر کیا ہے، اور یہ واضح ہے ..... " انتہی۔

دیکھیں : الفتاوی الفقھیۃ (256/4).

ظاہر یہی ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم کہ عقیقۃ اور قربانی کی نیت سے ایک جانور ذبح کرنا کفائت کر جائیگا، فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اور ان کا یہ قول اور جواز کے دوسرے اقوال ہم سوال نمبر (106630) میں بیان کر چکے ہیں۔

واللہ اعلم۔